



خواتین کی تحریک فیمنز کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of the Women's Movement Feminism in the Light of Islamic Teachings

Dr. Abdul Rahman

A. Lecturer Department of Islamic Studies University of Gujrat, Gujrat Pakistan

Email: onlyimran2010@gmail.com

Abstract:

Feminism is a movement that originated in the West and advocates for women's religious, economic, and political rights to be equal to men's. However, many women do not believe in these rights as presented by Western movements. FEMEN is a radical feminist group founded in Ukraine in 2008 by Anna Hutsol. The organization's goal is to fight for women's rights through provocative, topless protests against sexual exploitation, patriarchy, dictatorship, and religious institutions. They are known for their slogan, "Our mission is protest," and their activists often face legal consequences and arrests. Initially, FEMEN focused on issues in Ukraine, such as sexual tourism and poverty. However, after relocating its headquarters to Paris, the organization expanded its scope to international issues. Key figures like Inna Shevchenko, who took over leadership in 2013, have played a significant role in establishing international training centers and branches in various countries, including France, Germany, Israel, and the United States.

The group's controversial methods, which include public nudity, are explained as the only way to get noticed in their home country. While their objectives, such as combating prostitution and sexual exploitation, are widely supported, their extreme and often aggressive approach has been criticized for being counterproductive and polarizing, particularly when targeting religious or national institutions. The movement aims to create a platform for women to fight for justice and challenge patriarchal structures, but its confrontational tactics have led to accusations of extremism and insensitivity, alienating potential allies and mainstream feminist groups. The article also notes that the movement has faced internal conflicts, with co-founder Oksana Shachko's death ruled a suicide.

Keywords: Feminism, FEMEN, Protests, Patriarchy, Controversy.

عورت کے لیے عام استعمال ہونے والا نام Women ہے، جب کہ مرد کے لیے Man؛ جب خواتین کو Women کہتے ہیں تو اس کا معنی یہ ہوتا ہے آدھی انسانیت،

لیکن اصل میں مغربی دنیا کی تحریکیں یہ جانتی ہیں کہ مشرق و مغرب کی تمام انسانیت میں سے جو خواتین کے حقوق کی پرچار یہ تنظیمیں کرتی ہیں اکثر خواتین ان حقوق پر یقین

نہیں رکھتیں، اس لیے اس عورت کا نام Feman اس کا مطلب بھی آدھا مرد ہے، یہ بھی Male کے نصف کے لیے استعمال ہوتا ہے، تاہم خواتین کی تحریک جو کہ مغرب کی ابتداء تھی اس تحریک کے ماننے والوں کو Feminists کا نام دیا گیا، البتہ اس تحریک کو Feminism کہا جاتا ہے، یعنی وہ تمام نظریات کہ جن کے زیر اثر رہ کر خواتین کو مذہبی، معاشی اور سیاسی حقوق مردوں کے برابر میسر ہوں۔¹

تعارف:

فیمین جس کی بنیاد Femen طرز پر رکھی گئی، یہ ایک بنیاد پرست خواتین کا گروپ ہے اور جس کا مقصد خواتین کے حقوق کے لیے آواز اٹھانا تھا۔ تاہم فیمین تحریک بے جا مذہبی اداروں، قانون ساز ادارے، جنس پرستی ہو مریخویاں اور دیگر معاشرتی ترقی اور بین الاقوامی عنوانات پر بے بنیاد احتجاج کرنے میں مصروف ہو گئی، ان کا نعرہ عموماً ہے:

“Our Mission is Protest”

”ہمارا مشن ہی احتجاج کرنا ہے۔“

فیمین ایک بین الاقوامی بہادر خواتین کی تحریک ہے، جو اپنے نعرے بلند آواز میں لگاتی ہیں اور ان کے سروں پر پھولوں کا تاج سجا ہوتا ہے اور یہ خواتین خصوصی تربیت یافتہ ہوتی ہیں، یہ کسی بھی انسان دوست کام کے لیے احتجاج کرنے میں اشتعال انگیزی کی حد تک جانے کو تیار ہوتی ہیں، تحریک کو چلانے والے محرکات اپنے نظریات سے انہیں آگے بڑھا رہے ہیں۔²

FEMEN حقوق نسواں کی ایک خاص طاقت ہے، اس کا پیش خیمہ عسکریت پسند یونٹ، نڈر اور آزاد ارمان کا جدید طریقہ ہے۔ یہ تنظیم اپنے تین مظاہروں میں خود کو مردانہ سرپرستی کی لڑائی قرار دیتی ہے۔ اس کے مقاصد میں خواتین کو جنسی استحصال، آمریت اور مذہب کے لحاظ سے تحفظ دینا شامل ہے اور بیان کیا گیا ہے کہ اس کا ہدف خواتین کے حقوق کے تحفظ کے لئے خدمت پرستی ہے۔ FEMEN کے کارکنوں کو ان کے احتجاج کے جواب میں پولیس نے باقاعدگی سے حراست میں لیا ہے۔

FEME ایک سرگرم گروپ ہے جو مختلف صنف پر مبنی امور کے خلاف اپنے بے خبر احتجاج کے لئے جانا جاتا ہے۔ ایک تحریک کی حیثیت سے، فیمین کی بنیاد یوکرین میں سن 2008 میں صنفی تعصب کی عدم مساوات اور جنسی سیاحت، غربت، پدربرداری وغیرہ جیسے معاملات کے خلاف مظاہرہ کرتے ہوئے کی گئی تھی، جبکہ ان کی ابتدائی جدوجہد یوکرین کے حقوق خواتین پر مرکوز تھی، اس تنظیم نے بعد میں یہ مرکز پیرس منتقل کر دیا اور اس کی حمایت کی۔

1. تاریخ:

انٹرنیشنل نے 10 اپریل 2008 کو فیمین موومنٹ کی بنیاد رکھی، جب وہ یوکرین کی خواتین کی بیرون ملک جانے کی کوششیں کرنے اور پھر جنسی استحصال کرنے کی کہانیوں کے بارے میں جان گئیں۔ ستمبر 2013 میں انا شیچنکو نے اس دستاویزی فلم کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ سویٹسکی نے کچھ عرصہ قبل اس تحریک کی قیادت کی تھی۔ چنانچہ ہم

¹ Webster thir news International Dictionary of English language funabridged by a Merriam Webster Editorium Chief Philip babcock core PhD. And the Merriam Webster GPe Marriam Company Publishers, spring field Massachusetts U.S.A, 1971 P.837

² Femen wants to move from public exposure to political power, Kyiv Post (28 April 2010)

نے اس بات کو قبول کیا کیونکہ ہم مزاحمت کرنے اور اس سے لڑنے کا طریقہ نہیں جانتے تھے۔³

یہ بات اس وقت کی ہے جب میں نے یوکرائن چھوڑنے کا فیصلہ کیا تھا فرانس کے لئے ایک نئی فیمنین بنانے کے لئے۔⁴

فیمنین ممبر اینا شیچینکو نے سوئیٹسکی کو جنوری، 2014 میں دی انڈیپنڈنٹ سے بات چیت کی، اور 'بانی کا لفظ استعمال نہ کرنے پر کہا: "میں کبھی انکار نہیں کروں گا کہ وہ ایک

ہوشیار شخص ہے۔ یہی وجہ تھی کہ ہم ایک دوسرے کو جانتے تھے۔ وہ تھا شروع میں ہمارے آس پاس کے ان ذہین افراد میں سے ایک، جو زیادہ تجربہ کار تھے۔⁵

2013 کے بعد سے فیمنین کی قیادت انا شیچینکو کر رہی ہے۔ ابتدائی طور پر، فیوز نے شہوت انگیز لباس میں مظاہرہ کر کے توجہ حاصل کی۔ مثال کے طور پر، 21 ستمبر

2008 کو ترک سفارت خانے کے سامنے، ایک درجن فیمنین ممبران نرسوں کی طرح کپڑے پہنے ہوئے تھے، جس کی وجہ سے ان کے میک اپ اور تیز گلابی چہرے تھے۔

اگرچہ بیشتر مظاہرے صرف چھاتیوں تک ہی محدود ہو گئے ہیں، اکتوبر 2010 میں شاہچوک میں عوامی بیت الخلاء کی کمی کے خلاف مظاہرے کے دوران ایک تالاب کے باہر

اپنے کولہوں کو بے نقاب کیا، اور گرہوں کے چار افراد نے اسی طرح کا مظاہرہ کیا۔⁶

2010 میں یوکرائن کے صدارتی انتخابات کے دوران خواتین کا مظاہرہ۔ ان علامتوں میں "آج ہی جنگ شروع ہو جاتی ہے" اور "ملک پر چھاپنا بند کرو۔"

مئی 2011 کے بعد سے، بین الاقوامی خبر رساں ایجنسیوں کے بہت سارے افراد نے تنظیم کے اقدامات کے بارے میں اطلاع دینا شروع کر دی ہے۔ اس نے

FEMEN کے بین الاقوامی پروفائل میں تیزی سے اضافہ کر دیا ہے۔⁷

2011 کے آخر سے، یوکرائن فیمنین کارکنوں نے مزید بین الاقوامی مظاہروں کا آغاز کیا۔ دسمبر 2011 میں، تین فیمنین کارکنوں نے بتایا کہ جمہوریہ بیلاروس کی ریاستی

سیکیورٹی کمیٹی نے منسک میں بے بنیاد مظاہرے کرنے کے بعد انہیں اغوا اور دہشت گردی کا نشانہ بنایا تھا۔⁸

8 اپریل 2013 کو، پانچ فیمنین ممبروں نے "بے دخل ہو کر حملہ کیا" ہنودر تجارتی میلے میں روسی صدر ولادیمیر پوتن (جرمن چانسلیر انگیلا میرکل کے ہمراہ)۔⁹

انی شیچینکو نے 17 اگست 2012 کو کیف میں میدان نیزلیزنو سٹی کے قریب لکڑی کا ایک پارہ کاٹنے کے بعد، اس نے بتایا کہ انہیں متعدد افراد کو جان سے مارنے کی

دھمکی دی گئی تھی اور اس کے سامنے کے دروازے پر لات ماری گئی تھی۔ گرفتاری کے خوف سے، اس نے فرانس میں سیاسی پناہ مانگی اور پیرس چلی گئی، وہاں ستمبر 2012

میں، اس نے فرانس میں فیمنین کے لئے کارکنوں کے لئے ایک تربیتی سہولت قائم کی۔¹⁰

بانی ممبروں میں سے ایک، اوکسانہ شاکو، 24 جولائی 2018 کو پیرس میں مردہ پائی گئیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس کی موت خود کشی ہے۔ وہ دوسرے ممبروں کے ساتھ

³ www. Lemonade. fr

⁵ How the portest prostitution in Ukraine, France 24(28 August 2009)

⁶ McNabb, Geoffrey (17 January 2014), "I don't want to be liked: Inna Shevchenko, leader of womens rights group femen, talks dictators, documentaries and death threats". The Independent London. Retrired 19 January 2014.

⁷ Topless protesters gain fame in Ukraine, Associated Press(19 November 2010) Archived 1 February 2012 at the Wayback Machine

⁸ "Unorthodox protest in Ukraine: indecent axposure". The Economist. 20 May 2011

⁹ "Des feminists ukrainiennes manifestent contre DSK". LExpress. 1 November 2011

¹⁰ Connolly, Kate (12 April 2013). "Femen activist tells how protest against Putin and Merkel was planned". The Guardian. London. Retrieved 12 November 2013

تنازعات کے بعد گروپ سے الگ ایک آزاد فنکار کی حیثیت سے رہ رہی تھی۔¹¹

2. تنظیم سازی:

فیمین کی متعدد بین الاقوامی شاخیں ہیں۔ ان کے آبائی علاقے کیف میں فیمین آفس کو بند کر دیا گیا تھا اور تنظیم کی قیادت کو اگست 2013 میں یوکرائن ("اپنی جان اور آزادی کے خوف") سے رخصت ہونا پڑا۔¹²

اکتوبر 2012 میں، تنظیم نے بتایا کہ اس کے یوکرائن میں 40 کے قریب کارکن موجود ہیں، اور 100 سے زیادہ افراد جو بیرون ملک مظاہروں میں شامل ہوئے تھے، نیز سوشل نیٹ ورک انٹرنیٹ کے ذریعہ بارہ ہزار پیر وکار۔¹³

اکتوبر 2013 میں، فیمین کی فرانس میں اس کی سب سے بڑی ممبر شپ تھی۔ جنوری 2013 میں، فیمین فرانس نے 30 مقامی کارکنوں کی گنتی کی۔ 2010 میں، اس گروپ میں تقریباً 3203 کارکنان شامل تھے، تقریباً 300 سرگرم شرکاء، کیف میں شامل تھے۔ 2010 کے ایک انٹرویو میں، اناٹسول نے کہا کہ 20 بنیادی منتظمین کے علاوہ کیف میں 300 کارکن موجود ہیں، نیز ایک سوشل نیٹ ورک جس میں تقریباً 20,000 افراد شامل ہیں۔ سن 18 اور 20 سال کی عمر میں یونیورسٹی کی طالب علموں نے اس تحریک کی ریڑھ کی ہڈی تشکیل دی جب اس کی تشکیل 2008 میں ہوئی تھی، کچھ مرد ممبروں کے ساتھ۔ 2011 میں، مختلف ذرائع نے بتایا کہ ایک انٹرویو میں اناٹسول نے کہا کہ اس تحریک کے 150 ہزار حامی ہیں۔ اکتوبر 2012 میں، تنظیم کا کہنا تھا کہ اس کے یوکرائن میں 40 کے قریب کارکن تھے، اور 100 اور جو بیرون ملک احتجاج میں شامل ہوئے تھے۔¹⁴

ہٹسول نے جولائی 2010 میں کہا تھا: "ہم کسی بھی نیوز ایجنسی سے بہتر کام کر رہے ہیں۔ ہمارے پاس ایک فوٹو گرافر، سینما فوٹو گرافر، ڈیزائنر اور مواد کا منتظم ہے۔ یوکرائن میں، ایف ای ایم ای این کے زیادہ تر مظاہرے کیف میں ہوئے، اپریل 2010 میں اس تنظیم نے اکتوبر 2012 میں یوکرائن کے پارلیمانی انتخابات میں نشستوں پر انتخاب لڑنے کے لئے ایک سیاسی جماعت بننے پر غور کیا۔ تاہم، ان انتخابات میں اس نے حصہ نہیں لیا۔¹⁵

فیمین نے یہ کہتے ہوئے بے اختیار احتجاج کے اپنے طریقہ کار کی وضاحت کی:

"اس ملک میں یہ واحد راستہ سنا جا سکتا ہے۔ اگر ہم بیئر زلگا کر سادہ سا احتجاج کرتے تو ہمارے دعووں پر بھی توجہ نہیں دی جاتی۔"

تنظیم بننے کا ارادہ رکھتی ہے یورپ کی سب سے بڑی اور سب سے زیادہ بااثر تحریک۔ فیس بک نے ابتدائی طور پر فیمین پیج کو مسدود کر دیا کیونکہ اسے شبہ تھا کہ یہ فحش مواد تھا۔ اس کے علاوہ، فیمین نے اپنے فیس بک پیج پر متعدد اشتعال انگیز تصاویر بھی آویزاں کیں۔¹⁶

¹¹ Femen leader points to 'Russian fingerprints' in recent attacks on groups activists in Kiev, Interfax-Ukraine (29 July 2013)

Femen says their male activist brutally beaten up by security services, Interfax-Ukraine (25 July 2013)

¹² "Femen co-founder Oksana Shachko found dead in Paris flat". The Guardian. Agence France-Presse. 24 July 2018. Retrieved 27 July 2018

¹³ "Bare-chested protesters take on Berlin". DW.DE. 26 February 2013. Retrieved 12 November 2013

¹⁴ (in Ukrainian) In the former office Femen opened a bookstore, Ukrayinska Pravda (23 October 2013)

¹⁵ Femen in Paris: Ukraines Topless Warriors Move West, The Atlantic (2 January 2013)

¹⁶ (in Russian) Femen "Games on the strip. Femen winning the sympathies of men and losing the support of feminists", Focus (27 March 2012)

2010 اور 2011 میں، یوکرائی اراکین نے بتایا تھا کہ فیمن میں ان کی شمولیت کی وجہ سے ان کے اہل خانہ ان سے الگ ہو گئے تھے۔ اینا شیچینکو سمیت کچھ فیمن ممبران کو بھی دھمکیاں، اغوا، مار پیٹ اور دیگر دھمکیوں کا نشانہ بنایا گیا ہے۔¹⁷

3. فیمن تنظیم کو قانونی مقدمات کا سامنا:

تنظیم کے خلاف یوکرین میں متعدد مجرمانہ مقدمات، دوسروں کے علاوہ، "غنڈہ گردی" اور "ریاستی علامتوں کی بے حرمتی" کے الزامات کے تحت کھولے گئے ہیں، اور اس گروہ کو جرمانہ عائد کیا گیا ہے۔ مزید برآں، بیشتر فیمن کارکنوں کو پولیس نے احتجاج کے بعد حراست میں لیا ہے۔ ایک معاملے میں، جمہوریہ بیلاروس کی ریاستی سکیورٹی کمیٹی نے فیمن کارکنوں کو گرفتار کیا، "انہیں چھریوں کی دھمکیاں دے کر اور ان کے بال کاٹنے کی بھی۔" یوکرین نے فیمن کارکنوں کو دھمکانے کی کوشش کی۔¹⁸

4. فیمن تنظیم کی بین الاقوامی شاخیں:

(a) فرانس میں فیمن کی تنظیم کا کام:

یہ فیمن کی فرانسیسی شاخ ہے۔ اگست 2012 میں کیف میں میدان نیزا زناٹسکی کے قریب صلیب کو کاٹنے کے بعد، انا شیچینکو ملک چھوڑ کر پیرس چلی گئیں تاکہ کارکنوں کے لئے ایک تربیتی مرکز فرانس قائم کیا جاسکے۔ بین الاقوامی تربیتی مرکز 18 ستمبر 2012 کو کھولا گیا۔ جنوری 2013 کے آغاز تک، اس تنظیم میں 30 مقامی کارکن شامل تھے۔

6 مارچ 2013 کو، فیمن کارکنوں نے، فرانسیسی مصنف گالیہ ایگرمین کے ساتھ مل کر، اپنی پہلی کتاب "فیمن" جاری کی۔ بین الاقوامی تربیتی مرکز 18 ستمبر 2012 کو کھولا گیا۔ 15 کارکنوں نے میٹرو اسٹیشن چیٹوروج سے لاڈلز موڈرن پیر سین تک بے قابو مارچ کیا، جہاں ان کا نیا صدر مقام واقع ہے، اور وہاں پولیس کا نفرنس کا اہتمام کیا۔

19

13 اکتوبر 2012 کو، فرانسیسی کارکنان میوزیم میں ونیس ڈی میلو مجسمے کے سامنے بے ہودہ کھڑے ہو کر عصمت درمی کے خلاف احتجاج کیا۔ فیمن کارکنوں نے چیخا، "عصمت درمی کو روکنے کے لئے ہمارے پاس ہاتھ ہیں"۔ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے ونیس ڈی میلو کا انتخاب کیا ہے کیونکہ اس کا کوئی ہتھیار نہیں ہے، اور یہ بحث کرنا عورت کی بے بسی اور کمزوری کی علامت ہے۔ یہ احتجاج تیونس میں پیش آنے والے ایک واقعے کے بعد ہوا جب ایک خاتون کے کہنے کے بعد کہ وہ پولیس افسروں نے زیادتی کا نشانہ بنایا اس کے بعد بدکاری کے الزامات کا سامنا کرنا پڑا۔

15 اکتوبر 2012 کو، نونو عمر کارکنوں کے اجتماعی عصمت درمی کے الزام میں چودہ افراد کے مقدمے کی سماعت کے فیصلے کے جواب میں پیرس میں پلیس وینڈیم میں فرانسیسی وزارت انصاف کے سامنے آٹھ بے چین کارکنوں نے احتجاج کیا۔ پیرس کے قریب فوشینے سوس بوٹس میں چار ہفتوں کے مقدمے کی سماعت کے بعد، چاروں ملزمان کو اجتماعی عصمت درمی میں حصہ لینے کا قصور وار پایا گیا، دس کو بری کر دیا گیا۔ یہ سزائیں سرکاری وکیل کے ذریعہ تجویز کردہ سزائوں سے کہیں زیادہ ہلکی تھیں جنہوں

¹⁷ Femen, Organisations MySpace page

¹⁸ Taylor, Jerome (23 December 2011). "Topless protestor was abducted and beaten in Belarus". The Independent. London.

¹⁹ 'The Entire Ukraine is a Brothel', Der Spiegel (5 May 2011)

نے آٹھ افراد کے لئے پانچ سے سات سال قید کی سزا کا مطالبہ کیا تھا۔ مظاہرین نے فرانسیسی حکام پر نابالغوں کے ساتھ عصمت دری کرنے کا الزام عائد کیا۔²⁰ تیونس میں فیمن کارکن اینڈ ٹائلر کی رہائی کے مطالبے کے لئے 3 اپریل 2013 کو فیمن کارکنوں نے پیرس کی عظیم مسجد کے سامنے مظاہرے کیے۔ انہوں نے سلفیوں کے جھنڈے کو بھی جلا یا۔

(b) دیگر شاخیں:

2011 کے آخر سے، فیمن یو کرائن کے باہر ریلیاں نکال رہی ہیں۔ اپریل 2011 کے آخر میں، تنظیم نے کہا کہ وہ وارسا، زورنچ، روم، تل ابیب اور ریو ڈی جنیرو میں بین الاقوامی شاخیں قائم کر رہی ہے۔ روسی دارالحکومت ماسکو میں اپریل 2011 کے آخر میں آریو فیمن نامی گروپ کے ایک مظاہرے کی فوری طور پر فیمن کی جعلی اولاد کے طور پر مذمت کی گئی فیمن نے روسی سیاسی جماعت متحدہ روس پر آریو فیمن قائم کرنے کا الزام لگایا۔ 2013 کے شروع میں، فیمن نے کہا کہ اس کے ارکان برازیل، جرمنی، امریکی، کینیڈا، سویٹزر لینڈ، اٹلی، بلغاریہ اور تیونس میں موجود ہیں۔²¹

23 جنوری 2013 کو، تیسرا قومی فیمن گروپ باضابطہ طور پر اس وقت کھولا گیا جب الیگزینڈرا شیچینکو نے جرمنی میں فیمن کو لایا اور برلن اور ہمبرگ کے اڈوں سے اس گروپ کی رہنمائی کی تجویز پیش کی۔ فیمن کی جرمن شاخ کی بنیاد ارینا خونووا، ہیلن لانگورسٹ، کلار امارٹینس نے رکھی تھی۔ ایک فیمن ممبر ایک ماڈل کی اونچی ایڑی کے جوتی سے باربی گڑیا کو جلا رہی تھی، جس کے بڑے پیمانے پر لڑکیوں کو زندگی کے بارے میں غیر حقیقت پسندانہ نظریہ پیش کرنے کے طور پر دیکھا جا رہا تھا۔²² 10 ستمبر 2013 کو، فیمن رضا کارانہ طور پر بیلیجیم براؤنچ نے خود کو ختم کر دیا۔ ترکی میں فیمن کی ایک شاخ، جو 2013 کے آخر میں قائم کی گئی تھی، اب بھی سرگرم ہے۔

جون 2014 میں، فیمن نے اسرائیل میں 15 خواتین کے ساتھ شاخ کھولی۔ خواتین نے لکھا "ہماری تعداد ہفتے سے ہفتہ تک بڑھتی جا رہی ہے۔" یہ ممبران، جن کی عمر 17 سے 30 سال تک ہے، پورے ملک سے آتے ہیں۔²³

اگست 2016 میں ریاستہائے متحدہ امریکہ میں فیمن کی ایک شاخ کا آغاز ہوا۔ آج تک، ان کی سب سے زیادہ مشہور کردہ کارروائی 8 نومبر 2016 کو نیویارک شہر میں ڈونلڈ ٹرمپ کے زیر استعمال پولنگ اسٹیشن پر منعقدہ ایک احتجاج رہا ہے۔

5. فیمن تنظیم کے اہداف:

فیمن نے اپنے اس موقف کو "بنیاد پرست نسوانیت"، کے طور پر بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ "اپنے تین مظاہروں میں - عورتوں کا جنسی استحصال، آمریت اور مذہب" میں حب الوطنی سے لڑ رہی ہے۔ فیمن نے جنسی صنعت اور شادی کی ایجنسیوں، چرچ اور اس کے حامی زندگی کے اعتقادات اور اس کے ساتھ ساتھ ہم جنس پرست شادی

²⁰ "Femen: Our war is somewhat different from Maidan". Retrieved 23 March 2015

²¹ "Topless trio arrested during Ukraine protest". NBC News. Retrieved 23 March 2015

²² (in Russian) LiveJournal blog of FEMEN (28 April 2011)

²³ Bacchi, Umberto (16 May 2013). "Femen Topless Protester Burns Barbie on Cross in Dream House Protest (PHOTOS)". Retrieved 29 September 2016

کی مخالفت کرنے والوں سے لڑنے کا وعدہ کیا ہے۔ عورتوں نے اسلام پسندی، "شریعت قانون" مخالفت کا اظہار کیا ہے۔ فیمن نے اپنی سرکاری ویب سائٹ پر کہا ہے: "فیمن - عورتوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے کام کرنے والی خدمت پسندی ہے، جمہوریت کے نگہبان اپنے ہر شکل میں: آمریت، چرچ، جنسی صنعت" پر حملہ کرتے ہیں۔²⁴

6. خواتین کے نسوانی امور:

بانی انٹرنیشنل سختی سے یوکرین میں جسم فروشی کو قانونی حیثیت دینے کے مخالف ہیں اور بیرون ملک جسم فروشی کے مجرمانہ ہونے کی حمایت کرتے ہیں۔ مئی 2009 کے آخر میں، فیمن نے جنسی صنعت کی خدمات کے استعمال کے لئے مجرمانہ ذمہ داری متعارف کرانے کی تجویز پیش کی۔²⁵ خواتین نے ان کے دلائل کے خلاف احتجاج کیا کہ یوکرین حکومت کی طرف سے یورہ 2012 کے پیپین شپ کے دوران جسم فروشی کو قانونی حیثیت دینے کے اقدامات کئے جا رہے تھے۔

7. یوکرین کی خواتین کے مسائل کا حل:

ویکٹریانو کووچ کی صدارت کے دوران خواتین نے "جمہوری آزادیوں کی حدود اور آزادی صحافت کی آزادی کے خلاف" اور (یوکرین) حکومت کی بدعنوانی کے خلاف احتجاج کیا ہے۔

2012 میں، فیمن نے بتایا کہ اس کے اہداف "یوکرین میں نوجوان خواتین کی قیادت، فکری اور اخلاقی خصوصیات کو فروغ دینا ہے۔"²⁶

8. بین الاقوامی امور میں خواتین کے حقوق:

دسمبر 2012 میں، فیمن نے "یورپی یونین کو" خبردار کیا کہ وہ غرپوم - کریملن کی آمریت کے ساتھ فوری طور پر سیاسی، معاشی اور ثقافتی رابطے بند کر دیں، "کیونکہ" نورڈ اسٹریم پرائیویٹ اور یورپ کو معاشی خاتمے پر لے آئے گا اور روسیوں کے ویزا کے تقاضوں کے خاتمے کا خطرہ ہے۔ "دنیا کے سب سے خطرناک ڈکٹیٹر کے خلاف احتجاج کرنے والی عدم تشدد کی خواتین" کے طور پر بیان کیا۔ کوریج اور امید ہے کہ روس میں لوگوں کو متاثر کرنے کے ساتھ ساتھ نئے ممبروں کی بھرتی میں ہماری مدد کریں گے۔²⁷

9. نین تنظیم کا مذہبی اداروں کے خلاف احتجاج:

علماء مخالف مذہبی اداروں کے خلاف خواتین کے احتجاج کی مثالیں یہ ہیں:

²⁴ "Exposing Israelis to radical feminism". Haaretz.com. 17 June 2014. Retrieved 23 March 2015

²⁵ Commentary: The Femen Effect On Feminism, Radio Free Eurooe|Radio Liberty (5 Febuary 2013)

²⁶ "Freedom for Women in the East". Femen.org. 10 December 2012. Archived from the original on 20 November 2012

²⁷ Offbeat Ukrainian Feminist Group Sexism And Authoritarianism, Radio Free Eurooe|Radio Liberty(2 July 2011)

۱۔ نومبر 2011 میں، فیمنین کارکن نے ہولی سی کے پوپ کے اتوار کے خطبے کے بعد "خواتین کے لئے آزادی" کے نام سے ایک بینر کھینچنا اور لہرانا شروع کیا۔
۲۔ اپریل 2012 میں، پانچ فیمنین کارکنوں نے مظاہرے کے ذریعہ یوکرین میں اسقاط حمل روکنے کے خلاف قانون سازی کا مظاہرہ کیا، ایسا کرتے ہوئے چرچ کی گھنٹی بجائی۔ پولیس نے انہیں حراست میں لیا۔

۳۔ 26 جولائی 2012 کو، ایک بے وقوف فیمنین کارکن، یانا زڈانوفا نے ماسکو کے سرپرست اور تمام رس، ماسکو کے کریل اول پر حملہ کیا، جب وہ یوکرین جا رہے تھے۔ زڈانوفا نے اس کی پیٹھ پر "کل کیرل" کے الفاظ لکھے تھے اور چیخا تھا "نکل جاؤ!" آرتھوڈوکس عیسائی رہنما کے لئے۔ اسے اس کی کارروائیوں کے سبب پندرہ دن کے لئے گرفتار کیا گیا تھا۔

۴۔ اس تنظیم نے "خونی اسلام پسند حکومتوں" کی مخالفت میں، لندن میں 2012 کے سمر او لمپکس میں ایک بے خبر مظاہرہ کیا، جس پر وہ آئی اوسی کی حمایت کرنے کا الزام عائد کرتے ہیں۔ احتجاج میں خواتین کو مسلمان مردوں کے لباس میں شامل کرنے کے علاوہ "شریعت نہیں" کے اشارے بھی شامل تھے۔

تحریک Femens کے منشور/اہداف:

- ۱۔ آمریت اور جنسی صنف اور چرچ کے خلاف احتجاج کرنا اور انہیں روکنا۔
- ۲۔ حب الوطنی کے بنیادی اداروں کو نقصان پہنچانا۔
- ۳۔ حب الوطنی کے تمام اداروں کو فیمنیزم کے سامنے ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر دینا۔
- ۴۔ بزرگ شہوت انگیز عناصر اور فحاشی کے خلاف آواز اٹھانے والی خواتین کی مدد کرنا اور ان کی جنسی صنف کو فروغ دینا۔
- ۵۔ انصاف کے لیے جدوجہد کرنے والی اور برائی کے خلاف آواز اٹھانے والی خواتین کو فروغ دینا۔
- ۶۔ ہم جنس پرست شادی کی مخالفت کرنے والے کے خلاف لڑنا اور احتجاج کرنا۔
- ۷۔ جسم فروشی کو قانونی حیثیت دینے کے لیے جو دلائل دیے جاتے ہیں اور جو اقدامات کیے جاتے ہیں ان کے خلاف اقدامات کرنا۔
- ۸۔ دنیا کی طاقتور ترین خواتین کو ایک پلیٹ فارم مہیا کرنا۔
- ۹۔ مردانہ سرپرستی کے خلاف لڑنا اور خواتین کے حقوق کا تحفظ کرنا۔
- ۱۰۔ جنسی سیاحت، مذہبی اداروں اور دیگر معاشرتی عنوانات کے خلاف احتجاج کرنا۔
- ۱۱۔ فیمنیزم کی تربیت کے لیے مراکز قائم کرنا۔

فیمنیزم کے منشور کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تجزیہ

1. آمریت اور جنسی صنف اور چرچ کے خلاف احتجاج کرنا اور انہیں روکنا

اسلام میں ظلم و آمریت کے خلاف آواز بلند کرنا ایک دینی فریضہ ہے، لیکن FEMEN کی یہ جدوجہد مغربی تناظر میں صنفی آزادی کے نام پر مذہبی اقدار کی توہین میں بدل جاتی ہے۔ چرچ یا کسی بھی مذہبی ادارے کی کرپشن یا زیادتی کو بے نقاب کرنا درست ہے، لیکن جب یہ احتجاج فحاشی، برہنگی اور اخلاق سوز مظاہروں کی شکل اختیار کر لے

تو یہ اصلاح نہیں بلکہ بگاڑ ہے۔ اسلام ظلم کے خلاف جدوجہد کو عبادت سمجھتا ہے، مگر ساتھ ہی حیا، پردہ اور اخلاقی اقدار کو لازمی قرار دیتا ہے۔ FEMEN کا مسئلہ یہ ہے کہ وہ مذہب کو ہی ظلم کی جڑ قرار دیتی ہے، جبکہ اسلام عورت کو عزت، وراثت، تعلیم، نکاح اور سماجی مقام عطا کرتا ہے۔ لہذا اسلام کے نزدیک اس احتجاج کا دینی اصولوں پر عمل کے بغیر کوئی وزن نہیں۔

2. حب الوطنی کے بنیادی اداروں کو نقصان پہنچانا

اسلام ریاستی اداروں کو کمزور کرنے یا ملک دشمنی کو جائز نہیں قرار دیتا۔ قرآن و سنت میں ریاستی ڈھانچے کو بغاوت یا انتشار سے بچانے کی تاکید کی گئی ہے۔ FEMEN کی تحریک حب الوطنی کے اداروں کو "پدر شاہی نظام" کا حصہ قرار دے کر انہیں کمزور کرنا چاہتی ہے، جو دراصل ایک انارکی کو فروغ دیتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں اگر ادارے عدل سے ہٹ جائیں تو اصلاح کا طریقہ نصیحت، مکالمہ اور شریعت کے دائرے میں رہ کر جدوجہد ہے، نہ کہ ریاست کو توڑنے کا عمل۔ عورت کو اسلام نے سیاسی رائے دینے، مشاورت میں شریک ہونے اور انصاف کے لیے آواز بلند کرنے کا حق دیا ہے۔ لیکن FEMEN حب الوطنی کے جذبے کو "مردانہ نظام" سے جوڑ کر توڑنے پر زور دیتی ہے، جو نہ اسلام کے مطابق ہے اور نہ ہی معاشرتی استحکام کے لیے مفید۔

3. حب الوطنی کے تمام اداروں کو فیمینیزم کے سامنے ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر دینا

یہ نقطہ دراصل FEMEN کے شدت پسندانہ عزائم کو ظاہر کرتا ہے، جس میں وہ ریاستی اداروں کو اپنی فکر کے آگے جھکانے پر مجبور کرنا چاہتی ہیں۔ اسلام کسی ایک صنف کو دوسرے پر غالب کرنے کے بجائے عدل و توازن کی بات کرتا ہے۔ قرآن میں ہے: "وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَّمْتَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ" (البقرہ: 228) یعنی عورتوں کے بھی وہی حقوق ہیں جو ذمہ داریاں ہیں۔ FEMEN کا مطالبہ اداروں کو "ہتھیار ڈالنے" پر مجبور کرنا ایک غلبہ پسندانہ رویہ ہے، جو حقوق کے بجائے تصادم کو جنم دیتا ہے۔ اسلام نے عورت کو عزت دی، مگر مرد کو بھی توام بنایا تاکہ خاندان اور معاشرہ توازن سے چلے۔ اگر ادارے صرف خواتین کے سامنے جواب دہ ہوں اور مرد کی سرپرستی کو ہی ختم کر دیا جائے تو یہ انصاف نہیں بلکہ انتہا پسندی ہوگی۔

4. بزرگ شہوت انگیز عناصر اور فحاشی کے خلاف آواز اٹھانے والی خواتین کی مدد کرنا اور ان کی جنسی صنف کو فروغ دینا

یہ نکتہ بظاہر مثبت لگتا ہے، لیکن FEMEN کی عملی حکمت عملی اس کے برعکس ہے۔ وہ فحاشی اور شہوت انگیزی کے خلاف احتجاج کرنے کے لیے خود برہنگی اور عریانی کو ہتھیار بناتی ہیں۔ اسلام میں شہوت انگیز عناصر کے خلاف جہاد کرنا واجب ہے، مگر اس کے لیے حیا، پردہ اور اصلاحی دعوت کے اصول ہیں۔ قرآن نے واضح کہا ہے: "قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَعْظُمُوْنَ مِنَ الْبَصَارِ... وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَنْضَضْنَ" (النور: 30-31) یعنی مرد و عورت دونوں کو حیا کا حکم ہے۔ FEMEN اگر واقعی شہوت انگیز عناصر کے خلاف ہے تو انہیں اسلام کے اصول اپنانے چاہئیں، نہ کہ عریانی کو بطور احتجاج استعمال کریں، کیونکہ یہ مزید فحاشی کو بڑھاتا ہے۔

5. انصاف کے لیے جدوجہد کرنے والی اور برائی کے خلاف آواز اٹھانے والی خواتین کو فروغ دینا

اسلام میں عورت کو ظلم کے خلاف کھڑے ہونے کا پورا حق حاصل ہے۔ حضرت خولہ بنت ثعلبہؓ نے خلیفہ وقت کے سامنے عدل کا مطالبہ کیا، حضرت عائشہؓ نے اصلاحی کاموں میں قیادت کی۔ لیکن FEMEN کا تصور انصاف مغربی "صنفاً آزادی" پر مبنی ہے، جہاں زنا، ہم جنس پرستی اور بے پردگی کو حق کہا جاتا ہے۔ اسلام انصاف کو عدل الہی کے پیمانے پر جانچتا ہے، نہ کہ خواہشات پر۔ اسلام کے نزدیک برائی صرف سیاسی یا مردانہ غلبہ نہیں بلکہ ہر وہ چیز ہے جو شریعت کے خلاف ہو۔ FEMEN کی جدوجہد اس وقت متضاد ہو جاتی ہے جب وہ "برائی" کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے خود بے حیائی اور بغاوت کو فروغ دیتی ہیں۔

6. ہم جنس پرست شادی کی مخالفت کرنے والے کے خلاف لڑنا اور احتجاج کرنا

یہ نقطہ اسلام سے براہ راست متضاد ہے۔ قرآن میں قوم لوط کی مثال کے ذریعے ہم جنس پرستی کو سخت گناہ اور عذاب کا سبب قرار دیا گیا ہے۔ "اِنَّهٗمُ الْاِلٰهِيْنَ" (الشعراء: 165)۔ FEMEN کا ہم جنس پرست شادی کے حق میں کھڑا ہونا اور اس کی مخالفت کرنے والوں پر حملہ کرنا فطرت اور دین دونوں کے خلاف ہے۔ اسلام میں شادی ایک مقدس رشتہ ہے جو نسل انسانی کے تحفظ، عفت اور خاندان کے استحکام کے لیے ہے۔ ہم جنس پرستی اس فطری نظام کو توڑتی ہے۔

FEMEN کے اس نعرے سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ صرف صنفی مساوات نہیں بلکہ فطرت کی بغاوت کی طرف مائل ہیں، جو اسلامی فکر میں سراسر فساد ہے۔

7. جسم فروشی کو قانونی حیثیت دینے کے لیے جو دلائل دیے جاتے ہیں اور جو اقدامات کیے جاتے ہیں ان کے خلاف اقدامات کرنا

یہاں FEMEN کا مؤقف اسلام سے قریب تر ہے۔ اسلام جسم فروشی کو حرام اور معاشرتی تباہی کا ذریعہ قرار دیتا ہے۔ قرآن میں ہے: "وَلَا تُكْمِلُوا قِيَامًا تَكْمَلُ الْبِغَاءُ" (النور: 33)۔ لیکن FEMEN کا مسئلہ یہ ہے کہ وہ جسم فروشی کی مخالفت کو بھی برہنگی اور فحاشی کے ذریعے ظاہر کرتی ہیں، جو کہ مزید بے حیائی کا سبب بنتا ہے۔ اسلام جسم فروشی کے خلاف سخت قوانین نافذ کرتا ہے اور زنا کو معاشرتی جرم قرار دیتا ہے، مگر اس کے ساتھ ساتھ عورت کے معاشی حق، نکاح، مہر اور وراثت کو بھی یقینی بناتا ہے تاکہ عورت اس مجبوری میں نہ پڑے۔ FEMEN صرف احتجاج پر زور دیتی ہے، جبکہ اسلام اس کے اسباب کا بھی خاتمہ کرتا ہے۔

8. دنیا کی طاقتور ترین خواتین کو ایک پلیٹ فارم مہیا کرنا

یہ نقطہ ایک "عالمی طاقت" حاصل کرنے کی کوشش ہے، جو خواتین کے نام پر سیاسی ایجنڈے آگے بڑھانے کے مترادف ہے۔ اسلام طاقتور خواتین کے وجود کو مسترد نہیں کرتا، بلکہ حضرت خدیجہؓ، حضرت عائشہؓ اور حضرت فاطمہؓ کی مثالیں اس بات کا ثبوت ہیں کہ عورت معاشرتی، علمی اور سیاسی کردار ادا کر سکتی ہے۔ لیکن FEMEN طاقت کو الٹی ہدایت سے آزاد کر کے استعمال کرنا چاہتی ہے، جو آخر کار مغربی مفادات کے تابع ہو جاتا ہے۔ اسلام میں طاقت صرف انصاف، تقویٰ اور شریعت کے تحت معتبر ہے۔ FEMEN کی یہ جدوجہد عورت کو "طاقتور" تو بناتی ہے، مگر "مقدس" نہیں، اور یہی بنیادی فرق ہے۔

9. مردانہ سرپرستی کے خلاف لڑنا اور خواتین کے حقوق کا تحفظ کرنا

اسلام مرد کو "قوم" بناتا ہے، یعنی وہ عورت کا محافظ، نان و نفقہ دینے والا اور خاندان کا ذمہ دار ہے۔ یہ توامیت ظلم نہیں بلکہ ذمہ داری ہے۔ FEMEN اسے "پدر شاہی" کہہ کر مسترد کرتی ہے، جو حقیقت میں خاندان کے ادارے کو توڑنے کے مترادف ہے۔ اسلام عورت کے حقوق کا بھرپور تحفظ کرتا ہے، لیکن یہ حقوق مرد کو دشمن بنا کر نہیں بلکہ اس کے ساتھ شراکت میں ملتے ہیں۔ FEMEN مرد کے کردار کو دشمن بنا کر "جنگ" کا ماحول پیدا کرتی ہے، جبکہ اسلام عورت و مرد کو لباس کہتا ہے، یعنی ایک دوسرے کی تکمیل کرنے والے۔

10. جنسی سیاحت، مذہبی اداروں اور دیگر معاشرتی عنوانات کے خلاف احتجاج کرنا

اسلام جنسی سیاحت، بدکاری اور زنا کو حرام قرار دیتا ہے۔ FEMEN کا اس کے خلاف آواز اٹھانا اصولی طور پر درست ہے، مگر ان کا طریقہ (نہم برہنہ احتجاج) اس مقصد کو کمزور کر دیتا ہے۔ مذہبی اداروں کے خلاف ان کی جنگ دراصل مذہب دشمنی پر مبنی ہے۔ اسلام میں اصلاح کا طریقہ نصیحت، تعلیم اور عدل ہے، نہ کہ مذہب کو توڑنے کی کوشش۔ اگر FEMEN صرف فحاشی اور استحصال کے خلاف احتجاج کرتی تو اس کا مؤقف اسلام کے قریب ہوتا، لیکن چونکہ وہ مذہب کو ہی ظلم سمجھتی ہیں اس لیے ان کی تحریک کارخ گمراہ کن ہے۔

11. فیمنیزم کی تربیت کے لیے مراکز قائم کرنا

اسلام تعلیم و تربیت کو بنیادی حق سمجھتا ہے، لیکن FEMEN کے مراکز دراصل فحاشی پر مبنی تربیت کو فروغ دیتے ہیں۔ اسلام عورت کی تربیت کو قرآن و سنت کی بنیاد پر کرتا ہے تاکہ وہ ایک باعزت ماں، بیٹی اور معاشرتی رکن بنے۔ FEMEN کی تربیت عورت کو مرد کی دشمنی اور مذہب کی بغاوت پر تیار کرتی ہے، جو اسلام کے عالمی اور سماجی اصولوں کے خلاف ہے۔ اسلام چاہتا ہے کہ تربیت سے عورت باشعور، نیک اور بااخلاق بنے، جبکہ FEMEN کی تربیت اسے باغی، بے پردہ اور مرد مخالف بناتی ہے۔ یہ فرق ہی اسلام اور FEMEN کی سوچ میں سب سے بڑا تضاد ہے۔

خلاصہ بحث:

حقوق نسواں ایک ایسی تحریک ہے جو مغرب میں شروع ہوئی اور خواتین کے مذہبی، معاشی اور سیاسی حقوق کو مردوں کے مساوی ہونے کی وکالت کرتی ہے۔ تاہم، بہت سی خواتین ان حقوق پر یقین نہیں رکھتیں جیسا کہ مغربی تحریکوں نے پیش کیا ہے۔ FEMEN ایک بنیاد پرست حقوق نسواں گروپ ہے جسے 2008 میں یوکرین میں انا ہٹسول نے قائم کیا تھا۔ تنظیم کا مقصد جنسی استحصال، پدرانہ نظام، آمریت اور مذہبی اداروں کے خلاف اشتعال انگیز، بے لباس احتجاج کے ذریعے خواتین کے حقوق کے لیے لڑنا ہے۔ وہ اپنے نعرے، "ہمارا مشن احتجاج ہے" کے لیے جانے جاتے ہیں اور ان کے کارکنوں کو اکثر قانونی نتائج اور گرفتاریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ابتدائی طور پر، FEMEN نے یوکرین میں جنسی سیاحت اور غربت جیسے مسائل پر توجہ دی۔ تاہم، اپنے ہیڈ کوارٹر کو پیرس منتقل کرنے کے بعد، تنظیم نے اپنا دائرہ بین الاقوامی مسائل تک بڑھا دیا۔ 2013 میں قیادت سنبھالنے والی Inna Shevchenko جیسی اہم شخصیات نے فرانس، جرمنی، اسرائیل اور امریکہ سمیت مختلف ممالک میں بین الاقوامی تربیتی مراکز اور شاخیں قائم کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

گروپ کے تنازعہ طریقے جن میں عوامی عریاقت شامل ہے، ان کے آبائی ملک میں توجہ حاصل کرنے کا واحد طریقہ بتایا گیا ہے۔ اگرچہ ان کے مقاصد، جیسے جسم فروشی اور جنسی استحصال کا مقابلہ کرنا، کی وسیع پیمانے پر حمایت کی جاتی ہے، لیکن ان کے انتہائی اور اکثر جارحانہ انداز کو غیر نتیجہ خیز اور پولرائز کرنے کے لیے تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے، خاص طور پر جب مذہبی یا قومی اداروں کو نشانہ بنایا جاتا ہے۔ اس تحریک کا مقصد خواتین کے لیے انصاف کے لیے لڑنے اور پدرانہ ڈھانچے کو چیلنج کرنے کے لیے ایک پلیٹ فارم بنانا ہے، لیکن اس کے تصادم کے حربے انتہا پسندی اور بے حسی کے الزامات، ممکنہ اتحادیوں اور مرکزی دھارے کے حقوق نسواں کے گروہوں کو الگ کرنے کا باعث بنے ہیں۔ مضمون میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ تحریک کو اندرونی تنازعات کا سامنا کرنا پڑا ہے، جس میں شریک بانی اوکسانا شچکو کی موت کو خود کشی قرار دیا گیا ہے۔

REFERENCES:

1. Webster thir news International Dictionary of English language funabridged by a Merriam Webster Editorium Chief Philip babcock core PhD. And the Merriam Webster GPe Marriam Company Publishers, spring field Massachusetts U.S.A, 1971 P.837
2. Femen wants to move from public exposure to political power, Kyiv Post (28 April 2010)
3. www. Lemonade. fr
4. Feminine Femen targets “sexpats”, Kyiv Post(22 May 2009)
5. How the portest prostitution in Uhraine, France 24(28 August 2009)
6. McNabb, Geoffrey(17 January 2014), “I don’t want to be liked: Inna Shevchenko, leader of womens rights group femen, talks dictators, documentaries and death threats”. The Independent London. Retrived 19 January 2014.
7. Topless protesters gain fame in Ukraine, Associated Press(19 November 2010) Archived 1 February 2012 at the Wayback Machine
8. “Unorthodox protest in Ukraine: indecent axposure”. The Economist. 20 May 2011
9. “Des feminists ukrainiennes manifestent contre DSK”. LExpress. 1 November 2011
10. Connolly, Kate (12 April 2013). “Femen activist tells how protest against Putin and Merkel was planned”. The Guardian. London. Retrieved 12 November 2013
11. Femen leader points to ‘Russian fingerprints’ in recent attacks on groups activists in Kiev, Interfex-Ukraine (29 July 2013)
12. Femen says their male activist brutally beaten up by security services, Interfax-Ukraine (25 July 2013)
13. “Femen co-founder Oksana Shachko found dead in Paris flat”. The Guardian. Agence France-Presse. 24 July 2018. Retrieved 27 July 2018
14. “Bare-chested protesters take on Berlin”. DW.DE. 26 February 2013. Retrieved 12 November 2013
15. (in Ukrainian) In the former office Femen opened a bookstore, Ukrayinska Pravda (23 October 2013)
16. Femen in Peris: Ukraines Topless Warriors Move West, The Atlantic (2 January 2013)
17. (in Russian) Femen “Games on the strip. Femen winning the sympathies of men and losing the support of feminists”, Focus (27 March 2012)
18. Femen, Organisations MySpace page
19. Taylor, Jerome (23 December 2011). “Topless protestor was abducted and beaten in Belarus”. The Independent. London.
20. ‘The Entire Ukraine is a Brothel’, Der Spiegel (5 May 2011)
21. “ Femen: Our war is somewhat different from Maidan”. Retrieved 23 March 2015
22. “Topless trio arrested during Ukraine protest”. NBC N ews. Retrieved 23 March 2015
23. (in Russian) LiveJournal blong of FEMEN (28 April 2011)
24. Bacchi, Umberto (16 May 2013). “Femen Topless Protester Burns Barbie on Cross in Dream House Protest(PHOTOS)”. Retrieved 29 September 2016
25. “Exposing Israelis to radical feminism”. Haaretz.com. 17 June 2014. Retrieved 23 March 2015
26. Commentary: The Femen Effect On Feminism, Radio Free Eurooe|Radio Liberty (5 Febuary 2013)
27. “Freedom for Women in the East”. Femen.org. 10 December 2012. Archived from the original on 20 November 2012
28. Offbeat Ukrainian Feminist Group Sexism And Authoritarianism, Radio Free Eurooe|Radio Liberty(2 July 2011)